جلد ۳۴ | ۲ ماہ وفا ۱۳۲۵ ہش | ۲ شعبان ۱۳۶۵ ھ | ۲ جولائی ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۵۳

مدینۃ المسیح

قادیان یکم ماہ وفا۔ آج صبح پونے دس بجے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بذریعہ کار ڈلہوزی تشریف لے گئے۔ حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ۔ حضرت ام متین صاحبہ اور سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ بھی تشریف لے گئی ہیں۔ مقامی جماعت کا امیر حضور نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کو مقرر فرمایا۔ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور جناب مظفر الدین صاحب پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بھی حضور کے ہمراہ ہیں۔

مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل مجاہد اٹلی کے ہاں لڑکا تولد ہوا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے محمد ذکریا نام رکھا۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔

ڈلہوزی یکم جولائی (بذریعہ فون) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بمعہ اہل بیت اور خدام ۸½ بجے شام بخیریت وعافیت ڈلہوزی پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ کان اور آنکھیں کھولکر گردوپیش کے حالات کا جائزہ لیتی رہے

اور ہر قوم کی کارروائیوں کی اطلاع مرکز میں دے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۸ ماہ احسان ۱۳۲۵ ہش مطابق ۲۸ جون ۱۹۴۶ء

مرتبہ: مولوی عبد العزیز صاحب مولوی فاضل

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج میں قادیان کی جماعت کو خصوصاً اور بیرونی جماعتوں کو عموماً ایک ایسے امر کے متعلق توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جو موجودہ حالات کے لحاظ سے بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اور جس کے متعلق اخبارات پڑھنے والے دوست اچھی طرح واقفیت رکھتے ہیں۔ اخبار پڑھنے والے دوست یا وہ جو میری مجلس میں آتے رہتے ہیں۔ یا اگر مجلس میں نہیں آتے۔ تو دوسروں سے سنکر مختلف خبریں معلوم کر لیتے ہیں جانتے ہیں کہ یہ ایام نہایت شورش اور فتنہ وفساد کے ایام ہیں۔ اور لوگوں میں ایک دوسرے کے خلاف سخت جوش اور ہیجان پایا جاتا ہے اور بعض قومیں کھلے طور پر یہ دھمکیاں دے رہی ہیں۔ کہ وہ اپنا خون تک بہا دینگی۔ لیکن اپنے مزعومہ حقوق حاصل کر کے رہینگی۔ جہاں تک

اختلاف کا سوال

ہے یہ ایک طبعی امر ہے۔ اور اس پر کسی کو اعتراض کرنے کا حق نہیں۔ لیکن مار پیٹ اور خونریزی کی دھمکیاں دینا یہ ایک ایسی خطرناک بات ہے۔ جو کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔

مسلمانوں کا عام طریق

یہ ہے کہ وہ دھمکی دینا جانتے ہیں۔ لیکن وہ اسکو عملی جامہ پہنانا نہیں جانتے اور وہ اس بات کے عادی ہو گئے ہیں کہ ان کا کام صرف دھمکی پر ہی ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن اسکے مقابل پر غیر قومیں جب دھمکی دیتی ہیں۔ تو وہ

حقیقی دھمکی

ہوتی ہے۔ صرف مونہہ کی لاف وگزاف نہیں ہوتی۔ لیکن مسلمان یہ سمجھتے ہیں۔ کہ جیسے ہماری دھمکیاں عمل سے خالی ہوتی ہیں۔ اسی طرح غیر قوموں کی دھمکیاں بھی عمل سے خالی ہیں حالانکہ واقعات بتاتے ہیں کہ مسلمانوں کو چھوڑ کر باقی تمام قوموں کی دھمکیاں خالی دھمکیاں نہیں ہوتیں۔ بلکہ وہ اسکے ساتھ ایسے سامان بھی بہم پہنچاتی ہیں۔ جن سے وہ ان کو عملی جامہ پہنا سکیں۔ چنانچہ ان ایام میں بعض مقامات سے

متواتر اطلاعات

آرہی ہیں کہ بعض قومیں خاص طور پر فساد کے لئے تیاریاں کر رہی ہیں۔ اور جو لوگ لائسنس حاصل کر سکتے ہیں۔ بندوقوں کے لائسنس لینے کی کوشش کر رہے ہیں اور جن کے پاس لائسنس ہیں۔ وہ زیادہ کارتوس اور بارود جمع کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور جو لائسنس حاصل نہیں کر سکتے وہ تلوار یں وغیرہ جمع کر رہے ہیں۔ اور جو زیادہ دلیر اور فساد کرنے والے ہیں۔ وہ غیر آئینی طور پر نیزے۔ بندوقیں اور رائفلیں وغیرہ جمع کر رہے ہیں۔ یا گورنمنٹ نے ان کے لئے کارتوسوں کی جو تعداد مقرر کی ہے۔ وہ اس سے بہت زیادہ جمع کر رہے ہیں۔ اور چونکہ اس قسم کی اطلاعات بہت کثرت سے آرہی ہیں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ دھمکیاں صرف مونہہ کی باتیں نہیں بلکہ ان کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بہت بڑی جدوجہد کی جا رہی ہے۔ جو لوگ قانون شکن ہوتے ہیں۔ ان کے لئے ایسے حالات اور بھی زیادہ جرأت کا موجب ہوتے ہیں۔ پچھلے سالوں میں جبکہ لوگوں کا خیال یہ تھا۔ کہ

انگریزوں کی حکومت ختم

ہونے والی ہے۔ اور ان کی جگہ جرمن آنے والے ہیں۔ اس وقت بھی قوموں نے بہت شوق کے ساتھ ایک دوسرے کے خلاف تیاریاں کیں۔ یہاں تک کہ قادیان کے قریب کے ایک سکھ نے ہمارے ناظر اعلیٰ (اس وقت کے) چودھری فتح محمد صاحب سے کہا کہ آپ کے پاس جو بندوق ہے۔ وہ آپ مجھے دیدیں۔ اور جو قیمت آپ چاہیں مجھ سے لے لیں۔ گویا اس کے نزدیک جماعت احمدیہ اور اسکا چیف سیکرٹری اس قدر غافل تھا کہ

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

خود حفاظتی کا جائز سامان

جو اس کے پاس ہے وہ ایک سو یا دو سو روپے کی خاطر اپنے ہاتھ سے ضائع کر دے گا۔ اس شخص نے کتنی جرأت اور دلیری سے کام لیا۔ کہ اس نے اس بات کی پروا تک نہ کی کہ وہ ایک ایسے آدمی سے بندوق مانگ رہا ہے جو جماعت کا چیف سیکرٹری ہے۔ اور اس کے ذریعہ یہ خبر جماعت کو پہنچ سکتی ہے چونکہ اسے اپنی طاقت پر گھمنڈ تھا۔ اس لئے وہ اپنے آپ کو ان تمام باتوں سے مستغنی سمجھتا تھا۔ کہ اگر جماعت کو اس بات کا علم ہو بھی جائے۔ تو اسے کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ اب پھر مختلف جگہوں سے چٹھیاں آ رہی ہیں۔ چنانچہ

انبالہ سے ایک فوجی افسر کی چٹھی

آئی ہے کہ ہندو اور سکھ فوجی افسر کثرت سے اسلحہ جمع کر رہے ہیں۔ اور تجویزیں کر رہا ہیں۔ کہ فساد ہوتے ہی اسلحہ پر قبضہ کر لیا جائے۔ اسی طرح ایک اور دوست جو کہ فوج میں اعلیٰ عہدہ پر ہیں۔ ان کی طرف سے اطلاع آئی ہے۔ کہ ہندو اور سکھ مجھے کہتے ہیں کہ تم بھی ہمارے ساتھ مل جاؤ۔ اور ہماری پارٹی کی مدد کرو۔ یہ چیزیں ایسی ہیں کہ اگر ان پر عمل کیا گیا۔ تو

ملک کے لئے نہایت ہی خطرناک نتائج

پیدا ہوں گے۔ لوگ مکوں۔ تھپڑوں اور گھونسوں سے ہی مار مار کر برا حال کر دیتے ہیں۔ اگر ایسے شوریدہ سر لوگوں کے ہاتھ میں توپیں۔ بندوقیں اور تلواریں آ جائیں۔ تو وہ لوگوں کا کیا حال کریں گے۔

ہماری جماعت کے متعلق

شروع سے ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہدایت ہے۔ اور قرآن کریم کی تعلیم بھی یہی ہے۔ کہ فساد کی تحریکوں میں حصہ نہیں لینا چاہیئے۔ میں پھر دوبارہ اس بات کا اعلان کر دیتا ہوں۔ کہ

ہر احمدی جہاں بھی وہ ہو

ایسی تحریکوں میں حصہ نہ لے۔ خواہ وہ تحریکیں کانگرس کی طرف سے ہوں یا مسلم لیگ کی طرف سے

مومن کا کام

ہے کہ وہ ملک کے امن کو قائم رکھتا ہے۔ لیکن جہاں مومن کو فساد سے بچنے کا حکم ہے۔ وہاں مومن کا یہ بھی فرض ہے۔ کہ وہ

پورے طور پر ہشیار اور چوکس

رہے۔ ایمان اور صلح جوئی کی علامت یہ نہیں کہ دشمن ہتھیار جمع کر رہا ہو اور جتھے بنا رہا ہو۔ اور یہ کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر لے۔ بلکہ مومن سب سے زیادہ چوکس اور ہوشیار رہتا ہے۔ اور وہ آنے والے حالات کے لئے تیاری کرتا ہے پس

قادیان اور تمام بیرونی جماعتوں کا فرض

ہے کہ وہ اپنی آنکھیں اور کان کھولیں اور ہر ایک چیز کا بغور مطالعہ کریں۔ بلکہ میں کہتا ہوں کہ ان دنوں ہر ایک احمدی کو جاسوس بن جانا چاہیئے اور جس طرح سراغ رساں سراغ لگاتے ہیں۔ اسی طرح ہمارا

ہر احمدی سراغ رساں

ہو۔ وہ اپنے محلہ۔ اپنے گاؤں اور اپنے علاقہ کے متعلق یہ معلوم کرتا رہے کہ اس کے ارد گرد کی قومیں فساد کے لئے کس کس قسم کی تیاریاں کر رہی ہیں۔ اور اگر اسے کسی بات کا علم ہو تو وہ تحقیقات کر کے اسکی تفصیلات کے متعلق مرکز کو فوراً اطلاع دے۔ تاکہ مرکز اس کے دفعیہ کی کوشش کر سکے۔ تا اگر وہ منصوبے جماعت کے متعلق ہوں تو

خود حفاظتی کے سامان

بہم پہنچائے جائیں۔ اور اگر دوسروں کے متعلق ہوں تو انہیں خبر دی جائے۔

پس جماعت کے دوستوں کو ایک طرف تو فساد کے دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور فساد کی کسی تحریک میں کسی احمدی کو شامل نہیں ہونا چاہیئے اور

اللہ تعالےٰ سے دعائیں

کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے ملک کو ایسے فسادات سے محفوظ رکھے۔ یہ اللہ تعالےٰ کے اختیار میں ہے کہ وہ ان فسادات کے بادلوں کو جو کہ اس وقت سخت جوش مار رہے ہیں۔ ایسے طور پر دور کر دے کہ گویا وہ پیدا ہی نہیں ہوئے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے کہ وہ فسادات کے مقامات کو ہم سے اتنی دور کر دے کہ ان کا اثر ہم تک نہ پہنچ سکے۔ اور ہمارا مرکز خطرہ سے محفوظ رہے۔ اگر اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو محفوظ بھی کر دے تب بھی ہمارا فرض ختم نہیں ہو جاتا۔ بلکہ باقی ملک کو اس تباہی اور بربادی سے بچانا بھی ہمارا فرض ہے۔ اور ہم ایسا تبھی کر سکتے ہیں۔ جب ہمیں فساد ہونے سے پہلے ان حالات کا علم ہو جائے۔ تاکہ ہم پوری محنت اور کوشش کے ساتھ ہر قسم کی حفاظتی تدابیر اختیار کر سکیں۔ اگر ہمیں

وقت پر علم

ہو جائے تو ہمارے لئے موقعہ ہوگا کہ ہم دوسری جماعت کو جس کو نقصان پہنچانے کا ارادہ کیا گیا ہے۔ وقت پر مطلع کر دیں۔ تاکہ وہ مقابلہ کے لئے ہشیار ہو جائے۔ اور ہم حکومت کے افسروں کو اطلاع کر دیں کہ اس اس قسم کی تیاریاں فلاں قوم نے کی ہیں۔ اور وہ فلاں قوم کے متعلق بد ارادے رکھتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس طرح ذمہ وار افسر اس فساد کو روکنے میں کامیاب ہو جائیں۔ اور اگر ہمیں وقت پر اطلاع ہو جائے۔ تو ہم ان فتنہ و فساد کرنے والوں کو بھی سمجھا سکتے ہیں۔ اور اگر وہ فتنہ و فساد ہماری جماعت کے خلاف ہو۔ تو ہم اس کا تدارک کرنے کی فکر کریں گے۔ اور اپنے مقدس مقامات کی حفاظت کا سامان کریں گے۔ اور ہم جماعتی طور پر انشاء اللہ ایسی کوشش کریں گے۔ کہ ہماری جماعت

ہر قسم کے نقصان سے محفوظ

رہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہماری جماعت اپنے کان اور اپنی آنکھیں کھول کر حالات کا جائزہ لیتی رہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں مسلمان

نہایت ہشیار اور چوکس

رہتے تھے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو کفار کی تمام سازشوں کا علم ہوتا رہتا تھا۔ لیکن دشمن کو آپؐ کی نقل و حرکت کا علم نہ ہو سکتا تھا۔ کوئی ایک لشکر بھی مکہ سے نہیں نکلا۔ جس کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو علم نہ ہوا ہو۔ حالانکہ

صحابہ رضؓ کی حالت

یہ تھی کہ وہ مکہ سے نکالے ہوئے تھے۔ اور ان کا مکہ جانا قتل ہونے کے مترادف تھا۔ لیکن باوجود اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس قسم کے انتظام کئے ہوئے تھے۔ کہ کوئی لشکر مکہ سے نکلنے کا ارادہ کرتا تھا تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس کی

قبل از وقت اطلاع

ہو جاتی تھی۔ لیکن اس کے مقابل پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایسا انتظام کیا ہوا تھا۔ کہ کفار کو مسلمانوں کی کوئی بات نہیں پہنچ سکتی تھی۔ جب آپؐ نے مکہ پر چڑھائی کی تو یہ چڑھائی ایسی اچانک تھی۔ کہ کفار بالکل حیران رہ گئے۔ اگر کوئی شخص یہ خیال کرے۔ کہ وہ زمانہ ایسا تھا کہ جس میں خبر چھپائی نہیں جا سکتی تھی۔ تو اس کا یہ خیال بالکل غلط ہے۔ بعض علاقے ہمارے ملک میں ایسے ہیں۔ جہاں خبر چھپائی نہیں جا سکتی۔ مثلاً ڈیرہ غازیخاں اور سندھ کے علاقے میں کوئی خبر چھپ نہیں سکتی جب ان میں کوئی ایک دوسرے سے ملتا ہے۔ تو وہ دوسرے کو کھڑا کر لیتا ہے۔ اور السلام علیکم کہنے کے بعد کہتا ہے دیو حال یعنی

اپنے علاقہ کا حال بتاؤ

تو دوسرا آدمی تمام وہ باتیں جن کا اسے علم ہے بیان کرنا شروع کر دیتا ہے۔ کہ فلاں کے گھر بیٹا ہوا ہے فلاں کی منگنی ہوئی ہے۔ فلاں کی شادی ہوئی ہے فلاں جگہ لڑائی ہوئی ہے۔ فلاں پر مقدمہ کیا گیا ہے۔ اور فلاں کو پولیس افسر تلاش کر رہے ہیں۔ جب وہ بیان کرتے کرتے تھک جاتا ہے تو دوسرے سے کہتا ہے اچھا تسیں دیو حال۔ تو پھر دوسرا شخص اسی طرح تمام باتیں جن کا اسے علم ہو بیان کرنا شروع کرتا ہے اور بیان کرتا چلا جاتا ہے جب وہ تھک جاتا ہے تو اپنے پہلے ساتھی سے کہتا ہے کہ دیو حال یعنی جو خبریں باقی رہ گئی تھیں وہ بتاؤ۔ اس پر وہ بقیہ خبریں بیان کرنی شروع کرتا ہے جب وہ تھک جاتا تو دوسرے سے کہتا کہ تسیں دیو حال۔ پھر دوسرا بقیہ خبریں بیان کرنے لگتا ہے۔ اس طرح وہ آدھ آدھ گھنٹہ ایک دوسرے کو حال دیتے رہتے ہیں پھر جب وہ آگے چلتے ہیں تو جہاں انہیں کوئی اور دوست ملتا ہے تو اس سے حال پوچھتے ہیں اور خود حال بتاتے ہوئے تمام وہ باتیں جو ان کے دوسرے ساتھی نے ان کے سامنے بیان کی تھیں وہ اس کے سامنے بیان کرتے ہیں۔ پھر جب وہ اگلے سے ملتا ہے تو وہ یہ تمام خبریں اگلے کو پہنچا دیتا ہے

اور جب پولیس مجرموں کو پکڑنے کے لئے نکلتی ہے۔ تو وہ مجرم ان حال دینے والوں کے ذریعہ سے پہلے ہی آگاہ ہو جاتا ہے۔ اور پولیس کے ہاتھ میں نہیں آتا۔ لیکن عربوں میں یہ

حال دینے کا رواج

نہیں تھا۔ بلکہ وہ اپنی خبروں کو بڑی سختی کے ساتھ چھپاتے تھے۔ لیکن اس کے باوجود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کی خبریں معلوم ہو جاتی تھیں۔ اس کے برخلاف

فتح مکہ کے موقعہ پر

آپ اپنے ساتھ دس ہزار سپاہی لے کر نکلے اور عین مکہ کے قریب جاکر آپ نے ڈیرے ڈالے۔ ابوسفیان مدینہ سے ہو کر واپس آ رہا تھا۔ اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینہ میں چھوڑا تھا۔ اکیلے آدمی کا سفر کرنا آسان ہوتا ہے بہ نسبت ایک فوج کے۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسی مارا مار کر کے چڑھائی کی۔ کہ وہ سب لوگ حیران ہو گئے ابوسفیان نے دور سے آپ کی فوج کو دیکھا۔ تو اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ یہ کس قبیلہ کے لوگ معلوم ہوتے ہیں ساتھیوں نے مختلف قبائل کے نام لئے۔ اور ہر ایک نام جو انہوں نے لیا۔ اس کو ابوسفیان نے رد کر دیا۔ کہ ان کی اتنی تعداد نہیں۔ اور ان کی اتنی بڑی فوج نہیں ہو سکتی۔ پھر ان کے ساتھیوں نے کہا شائد محمد (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ان کے ساتھی ہوں۔ تو ابوسفیان نے کہا۔ کیا تم پاگل ہو گئے ہو۔ میں مدینے میں ان کو آرام سے چھوڑ کر آیا ہوں۔ اتنی جلدی وہ کیسے یہاں پہنچ سکتے ہیں۔ ابوسفیان یہ باتیں ہی کر رہا تھا کہ یکدم صحابہؓ نے اس کو اور اسکے ساتھیوں کو گھیر لیا۔

حضرت عباس سے ابوسفیان کی دوستی

تھی۔ حضرت عباس نے کہا کہ تم میرے پیچھے گھوڑے پر سوار ہو جاؤ۔ میں تمہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں لے چلتا ہوں۔ تم وہاں چل کر توبہ کر لو۔ تمہیں امان مل جائیگی۔ حضرت عباس ابوسفیان کو گھوڑے پر بٹھا کر لے آئے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آ کر ان کو دھکا دے کر کہا کہ یا رسول اللہ یہ توبہ کرنے آئے ہیں۔

حضرت عمر اور بعض اور صحابہ

بھی ابوسفیان کے پیچھے بھاگے آ رہے تھے حضرت عباس نے ابوسفیان سے کہا کہ توبہ کر لو نہیں تو مارے جاؤ گے۔ لیکن چونکہ ابوسفیان اس ارادے سے نہ آئے تھے اس لئے جلدی میں توبہ کا خیال ان کو نہ آیا۔ حضرت عباس بار بار کہتے سفیان توبہ کرو۔ اور وہ آنکھیں پھاڑے کبھی ادھر دیکھتے کبھی ادھر دیکھتے۔ حضرت عمر اس انتظار میں تھے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مجھے اشارہ کریں۔ تو میں ابوسفیان کا سر تن سے جدا کر دوں۔ کچھ دیر کے بعد

ابوسفیان نے اپنا ہاتھ بیعت کے لئے نکالا

اور عرض کیا یا رسول اللہ بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ جب ابوسفیان بیعت کر چکے۔ تو حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ انہوں نے جھوٹی بیعت کی ہے۔ یا رسول اللہ اگر آپ مجھے آنکھوں کا اشارہ کرتے میں ان کی گردن اڑا دیتا۔ آپ نے فرمایا۔ نبی خائن نہیں ہوتا۔ میں تمہیں کس طرح آنکھوں کا اشارہ کر سکتا تھا۔ پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ طریق تھا۔ کہ آپ بہت ہوشیاری اور احتیاط سے کام کرتے تھے ہماری جماعت کو بھی ان دنوں بہت ہوشیار اور چوکس رہنا چاہیئے۔ اور ہر قوم اور ہر فرقہ کی کارروائیوں اور جتھے بندیوں سے مجھے یا ناظر اعلٰے کو مفصل طور پر اطلاع دیتے رہنا چاہیئے۔ اس کے علاوہ میں بیرونی جماعتوں کو اس بات کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ انہیں

مقامی طور پر بھی اپنی تنظیم کا خیال

رکھنا چاہیئے۔ ان میں پراگندگی اور تشتت نہیں ہونا چاہیئے۔ ورنہ وہ خود حفاظتی کی تدابیر نہیں کر سکیں گی۔ جماعت کے کارکنان کو خاص طور پر اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ بیرونی جماعتوں کی تنظیم ان ایام میں خاص طور پر نہائت ضروری ہے۔ میں جماعت کو پھر

دوبارہ توجہ دلاتا ہوں

کہ اسے اپنے ارد گرد اور اپنے ماحول کا بغور مطالعہ کرتے رہنا چاہیئے۔ اور ہر قسم کی اطلاعات مرکز کو بھجواتے رہنا چاہیئے۔ اور جن لوگوں کو ایسی تیاریاں کرتے ہوئے پائیں انہیں سمجھانے کی کوشش کریں۔ کہ وہ فتنہ و فساد کر کے اپنے ملک کو خونریزیوں کا اکھاڑہ نہ بنائیں۔ اور ساتھ ہی بالالتزام دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے ملک کو ان خطرناک حالات سے بچا لے۔ آمین

عربی زبان کے اُم الالسنہ ہونے کا ایک اور ثبوت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود تفسیر کبیر جلد ششم صہ ۵۴۳ میں تحریر فرماتے ہیں "ثمود قوم کے نبی حضرت صالح تھے۔ صالح عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صالح عرب ہی کے ایک نبی تھے قرآن کریم سے یہ پتہ لگتا ہے۔ کہ یہ لوگ عاد کے بعد ہوئے ہیں۔ چنانچہ فرمایا واذکروا اذا جعلکم خلفاء من بعد عادٍ اس وقت کو یاد کرو۔ جب اللہ تعالےٰ نے تمہیں عاد کے بعد انکا قائمقام بنایا۔ اس سے یہ بھی استدلال ہوتا ہے کہ عاد بھی عرب ہی تھے۔

آثار قدیمہ کی تلاش و جستجو کے سلسلہ میں قوم ثمود کے کتبے بھی دستیاب ہوئے ہیں۔ اور یورپین لوگوں نے ان کتبوں کو تسلیم کیا ہے۔ یہ کتبے عرب کے شمالی حصوں سے ملے ہیں۔ جس سے ان عرب جغرافیہ نویسوں کی تائید ہوتی ہے۔ جن کا یہ خیال ہے۔ کہ ثمود قوم جنوب سے ہجرت کر کے شمال کیطرف آئی تھی یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ مصر کیطرف بھی بڑھے تھے۔ بہرحال قوم ثمود عاد کے بعد ہوئی ہے۔ اور جبکہ عاد کو نوح کی قوم کا قائمقام قرار دیا گیا ہے۔ تو اس سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ حضرت نوح بھی عرب کے کسی علاقہ میں ہی مبعوث ہوئے تھے۔ اور پھر اس سے عربی زبان کے ام الالسنہ ہونے کا بھی ایک ثبوت مل گیا۔

قرآن کریم دعوٰے کرتا ہے کہ ابتدائی زبان عربی تھی۔ اور یہی زبان باقی تمام زبانوں کی اُم ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ دشمن اس بات کو تسلیم نہ کرے۔ لیکن قرآن کریم یہی کہتا ہے کہ ابتدائی نسل کی زبان عربی تھی۔ اس کا ثبوت اس امر سے بھی ملتا ہے۔ کہ قرآن کریم حضرت نوح کو آدم کے معاً بعد قرار دیتا ہے اب اگر نوح تک یہ سلسلہ پہونچ جائے۔ اور ثابت ہو جائے۔ کہ حضرت نوح عربی نسل سے تعلق رکھتے تھے۔ تو ساتھ ہی عربی زبان کے ام الالسنہ ہونیکا مسئلہ بھی حل ہو جاتا ہے۔ یہ بات بتائی جا چکی ہے کہ قوم ثمود عاد کی قائمقام تھی۔ اور عاد نوح کی قوم قائم مقام تھی۔ اور چونکہ ثمود اور عاد دونوں عربی اقوام ہیں۔ اس لئے معلوم ہوا کہ حضرت نوح بھی عرب کے کسی علاقہ میں مبعوث ہوئے تھے۔ اور تاریخ سے بھی حضرت نوح تک کا مقام عراق ہی ثابت ہوتا ہے۔ جب حضرت نوح تک یہ زبان پہونچ گئی تو نوح کے متعلق اللہ تعالےٰ کا یہ فرمانا کہ وہ آدم کے معاً بعد ہوئے بتاتا ہے کہ ابتدائے عالم کی زبان عربی تھی۔ کیونکہ جب نسل انسانی کا آغاز عرب سے مانا جائے۔ تو لازماً اس ملک کی زبان کو بھی ام الالسنہ تسلیم کرنا پڑیگا بہرحال عرب اور اس کے متعلقہ علاقہ سے ابتدائے تہذیب کے وابستہ ہونے کا دعوے ان آیات سے مستنبط ہوتا ہے۔ اور تاریخی واقعات اس دعوے کی تائید کرتے ہیں۔"

ثمود کا ذکر قرآن کریم میں ۲۱ جگہ آیا ہے ۱ ہود۔ ۲ شعراء۔ ۳ قمر۔ ۴ حاقہ۔ ۵ شمس۔ ۶ بنی اسرائیل۔ ۷ اعراف۔ ۸ نمل۔ ۹ فصلت۔ ۱۰ ذاریات۔ ۱۱ توبہ۔ ۱۲ ابراہیم۔ ۱۳ حج۔ ۱۴ ابراہیم۔ ۱۵ ص۔ ۱۶ فرقان۔ ۱۷ عنکبوت۔ ۱۸ ق۔ ۱۹ فجر۔ ۲۰ بروج۔ ۲۱ نجم (ثمود اور صالح اور انکے واقعہ کے لئے دیکھو تفسیر کبیر III صہ ۲۱۱ تا صہ ۲۱۷ نوٹ نمبر ۶۰ تا ۶۵)

تاریخی طور پر بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلی زبان عربی ہی تھی۔ جس میں قرآن کریم منجانب اللہ نازل ہوا۔ اگر کوئی صاحب اور کوئی زبان ماسوائے عربی کے ام الالسنہ ثابت کر دے تو پانچہزار روپیہ نقد انعام لے۔ ۵۰ سال سے یہ انعام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیطرف سے منن الرحمٰن صہ ۱۶ صہ ۱۲ پر بڑی تحدی سے درج ہے نصف صدی سے زیادہ عرصہ ہو گیا۔ کسی وددان یا پادری یا پنڈت کو مقابلہ کی جرأت نہ ہوئی۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ قیامت تک کوئی جرأت نہیں کر سکیگا۔ خاکسار محمد ابراہیم خلیل از دوم مجاہد

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی مجلس علم و عرفان

۲۹ رماہ احسان ۱۳۲۵ ہش مطابق ۲۹ رجون ۱۹۴۶ء

تفقہ اور اجتہاد کا مقام بہت نازک ہے

ڈاڑھی کی تعیین کا مسئلہ

فرمایا۔ شریعت کے مشکل ترین مسائل میں سے ایک مسئلہ تفقہ اور اجتہاد کا مسئلہ بھی ہے یہ ایک ایسا مسئلہ ہے۔ جس کے متعلق اگر صحیح اور درست طریق اختیار کر لیا جائے۔ تو بہت بڑے ثواب کا موجب ہوتا ہے۔ اور اگر اس بارے میں انسان غلطی کر بیٹھے۔ تو پھر نقصان بھی بہت بڑا ہوتا ہے۔ یہ ایک نہایت نازک مقام ہے۔ اس مقام پر کود کر جلدی سے پہنچ جانے کی کوشش کرنا ایک بڑی بھاری غلطی ہوتی ہے۔

بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں جن کا تعلق علم سے ہوتا ہے۔ زید اور بکر سب کو وہ معلوم ہوتی ہیں۔ مثلاً سورج چڑھا ہوا ہو تو اسے دیکھنے میں عالم اور جاہل دونوں برابر ہوں گے۔ ایک تجربہ کار بھی ویسے ہی سورج دیکھے گا۔ جیسے ایک ناتجربہ کار۔ ان دونوں میں جہاں تک سورج کو دیکھنے کا تعلق ہے۔ کوئی فرق نہیں ہوگا۔ لیکن اس کے بالمقابل بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں جن کا تعلق دریافت کرنے اور معلوم کرنے سے ہوتا ہے۔ مثلاً علم ہیئت کی تفصیلات اور باریکیاں ہیں۔ ان کو محض دیکھنے سے معلوم نہیں کیا جا سکتا۔ اگر ایک شخص محض تک بندی سے کہہ دے کہ فلاں ستارہ زمین سے دو سو میل کے فاصلہ پر ہے۔ تو یہ اس کی ایک خطرناک غلطی ہوگی۔ کیونکہ جب تک علم ہیئت کی باریکیاں اور تفصیلات کا علم نہ ہو۔ اس وقت تک ستاروں کا فاصلہ معین نہیں کیا جا سکتا۔ علم ہیئت کی عام باتیں بے شک لوگ معلوم کر سکتے ہیں۔ لیکن خاص خاص باتیں اس علم کے ماہر ہی کو معلوم ہوں گی۔ اسی طرح ہر فن میں ایک تفقہ کا مقام ہوتا ہے جہاں تک ہر شخص نہیں پہنچ سکتا، اسلامی مسائل کے ایک فقیہہ کو معلوم ہوتا ہے۔ کہ قرآن مجید کیا کہتا ہے اور احادیث سے مجموعی طور پر کیا نتیجہ اخذ ہوتا ہے۔ گذشتہ فقہاء نے کیا رائے ظاہر کی ہے۔ غرض اسے شریعت کا سارا پس پردہ معلوم ہوتا ہے۔ تب جا کر وہ صحیح طور پر اپنی رائے ظاہر کرنے کے قابل ہوتا ہے۔

غرض یہ ایک نہایت نازک اور اہم مقام ہے۔ تمام صحابہ کو بھی یہ مقام حاصل نہ تھا۔ اور نہ تمام علماء آسانی سے اسے حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کی اہمیت کو نظر انداز کر کے اس میں دخل دینے کی کوشش کرنا ایک بڑی خطرناک غلطی ہوتی ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت کے بہت سے لوگ بلکہ بعض علماء بھی اس غلطی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ ان مسائل سے جن میں تفقہ اور اجتہاد ضروری ہے۔ ڈاڑھی کی تعیین کا بھی ایک مسئلہ ہے۔ یہ ان مسائل میں سے ہے۔ جو غیر معین ہیں۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہرگز ثابت نہیں کہ آپؐ نے فرمایا ہو۔ کہ اتنی ڈاڑھی رکھو۔ اور آپؐ معین طور پر بتا بھی نہیں سکتے تھے۔ کیونکہ ڈاڑھی کا تعلق قانون قدرت سے ہے۔ بیسیوں لوگوں کے گالوں پر بال نہیں اگتے۔ بیسیوں کی ٹھوڑی پر نہیں ہوتے۔ اور بیسیوں ایسے ہوتے ہیں جن کے چہرے پر سرے سے بال اگتے ہی نہیں۔ اب ان الگ الگ قسم کے انسانوں کے متعلق ایک ہی قانون کس طرح بن سکتا تھا۔ اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے غیر معین رہنے دیا۔ البتہ آپؐ نے یہ فرما دیا کہ "قصوا الشوارب واعفوا اللحیٰ" یعنی مونچھیں کٹواؤ اور ڈاڑھی بڑھاؤ۔ ڈاڑھی بڑھانے سے یہ مراد نہیں کہ بے تحاشا اس کو چھوڑ دینا چاہیئے، کیونکہ حدیثوں سے ثابت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ڈاڑھی کو آگے سے بھی اور پہلوؤں سے بھی بطور زینت ترشوایا کرتے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تو ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ کہ آپؑ ہر ہفتہ ڈاڑھی کو آگے سے اور اس کے پہلوؤں کو کٹوا کر اس کی تزئین فرمایا کرتے تھے۔ پھر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ آخر ڈاڑھی سے کیا مراد ہے؟

سو ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مندرجہ بالا ارشاد سے ایک استدلال کر سکتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ آپؐ نے فرمایا ہے کہ مونچھ کے بالوں کا وہ حصہ جو منہ کے نزدیک پہنچتا ہے۔ اسے کٹوا دینا چاہیئے۔ گویا اس حصہ کو کٹوا کر باقی بال رکھنے چاہئیں۔ اب مونچھ کے بالوں کے جس حصہ کے متعلق آپ نے فرمایا کہ اسے کاٹو جب اسے بھی آپ نے خشخاشی جائز قرار نہیں دیا۔ تو پھر ڈاڑھی کے بال کم از کم اس سے تو بڑے ہی ہونے چاہئیں۔ مونچھوں کے بالوں کا اگر وہ حصہ کاٹ دیا جائے۔ جو منہ کے نزدیک ہوتا ہے۔ تو باقی اوپر کے حصے کے بال نصف انچ سے زیادہ بنتے ہیں۔ اس لحاظ سے ڈاڑھی کے بال کم از کم ایک انچ تو ضرور ہونے چاہئیں۔ اس طرح ہمیں ایک معیار معلوم ہوگیا۔ اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ جو لوگ اپنی ڈاڑھی کے بال ایک انچ سے بھی کم رکھتے ہیں۔ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ اس کے سوا اور ہم کوئی پابندی بطور فرض نہیں لگا سکتے۔ ہر شخص اپنی اپنی پسند اور رحجان کے مطابق ڈاڑھی رکھ سکتا ہے۔ فوجی طرز کے کام کرنے والے چھوٹی ڈاڑھی رکھ سکتے ہیں۔ اور جن کو ایسی ضرورت نہ ہو۔ وہ بزرگوں کی اتباع میں لمبی رکھ سکتے ہیں باقی یونہی ان مسائل پر اپنے طور پر زور دینا بڑی خطرناک چیز ہے۔ مذہبی مسائل میں اجتہاد سب سے نازک مسئلہ ہے۔ کیونکہ غیر معین مسائل کو بالعموم مختلف ممالک مختلف زمانوں اور حالات پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ مثلاً حدیثوں میں آتا ہے۔ کہ ایک دفعہ حضرت علی رضؓ کی آنکھیں دکھتی تھیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں فرمایا کہ گوشت مت کھاؤ۔ بلکہ کھجوریں کھاؤ۔ اب یہ ایک وقتی مسئلہ تھا۔ گوشت کھانا چونکہ آنکھیں دکھنے والے کے لئے مضر ہوتا ہے۔ اس لئے منع فرما دیا۔ اس سے یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ آپؐ نے مستقل طور پر گوشت کھانے سے منع فرما دیا۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض ارشادات شریعت کے مسائل کا جزو نہیں ہیں۔ بلکہ حکمت کی باتیں ہیں جو آپؐ نے سب سے بڑا حکیم ہونے کی حیثیت سے بیان فرمائیں۔ مثلاً آپؐ نے فرمایا کہ بری رضاعت سے بچو۔ اب یہ کوئی شریعت کا مسئلہ نہیں ہے۔ بلکہ حکمت کا کلمہ ہے۔ اگر بچہ کو کوئی بدکردار عورت یا خراب صحت والی عورت دودھ پلائے۔ تو اس کا اثر بچہ کے اخلاق اور صحت پر پڑے گا۔ خود مجھے ایک کمزور صحت والی عورت نے دودھ پلا دیا تھا۔ جس کی وجہ سے میری صحت مستقل طور پر کمزور ہوگئی ہے۔ چنانچہ مجھ پر بیماری آتی فوراً ہے اور جاتی بڑی دیر سے ہے۔ اب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ کلمہ حکمت کا کلمہ ہے۔ گو شریعت کے مسائل کا جزو نہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ اس پر عمل نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر کوئی شخص دنیا کے اس سب سے بڑے حکیم (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بات دانستہ طور پر رد کر دیتا ہے۔ تو ہم کہیں گے۔ کہ اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کی ہے۔ اور اگر کوئی نادانستہ طور پر ایسا کرے تو ہم کہیں گے کہ اس نے ایک قیمتی موتی ضائع کر دیا۔

غرض شریعت نے جن امور کے متعلق معین طور پر کچھ نہیں بتایا ان کے متعلق اجتہاد کر کے فیصلہ کرنا ایک بڑا نازک کام ہے۔ دراصل یہی وہ پلصراط ہے۔ جس کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بال سے زیادہ باریک ہے۔ یہ گو بہت مشکل راستہ ہے لیکن ہے بہت محفوظ۔ انسان اس راستہ پر صحیح طور پر چلنے سے سب خطرات سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ حضرت نانا جان مرحوم ڈاڑھی کے متعلق قرآن مجید کی ایک آیت سے ایک استدلال کیا کرتے تھے۔ اور وہ یہ کہ حضرت ہارونؑ حضرت موسیٰؑ کو کہتے ہیں لا تاخذ بلحیتی۔ میری ڈاڑھی مت پکڑو۔ یہ ہے تو ایک لطیفہ ہی لیکن اس سے اتنا ضرور معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ حضرت ہارونؑ کی ڈاڑھی اتنی ضرور تھی۔ جو پکڑی جا سکتی تھی۔

(خاکسار خورشید احمد)

لڑکی کی رضامندی کے بغیر نکاح باطل ہوتا ہے

حال میں ضلع گجرات کے ایک احمدی والدین نے اپنی لڑکی کا نکاح اس کی رضامندی کے بغیر جبراً ایک شخص سے پڑھوا دیا۔ لڑکی نے نظارت امور عامہ میں ۱۹۴۵ء میں شکایت کی تھی کہ اس کے والد کو سمجھایا جائے۔ اور تحقیق کرنے کے بعد نظارت اس نتیجہ پر پہونچی کہ والدین کی طرف سے نکاح کے لئے اس قسم کی خواہش سراسر خلاف منشاء اسلام ہے۔ والد کو سمجھایا گیا۔ جس پر بظاہر اس نے اقرار کیا کہ وہ ایسا نہیں کرے گا۔ اور ایک عرصہ خاموش رہنے کے بعد اس نے پھر دوسری جگہ اپنے غیر احمدی بھانجہ کے ساتھ لڑکی کا نکاح اس کی مرضی کے خلاف پڑھوا دیا ہے۔ مقامی جماعت کی طرف سے رپورٹ ہونے پر حضور نے اس کے والد۔ لڑکی کی والدہ اور بھائی کو جماعت احمدیہ سے خارج کر دیا ہے اور یہ فتویٰ صادر فرمایا ہے۔ کہ یہ نکاح چونکہ احکام شریعت اسلام کے خلاف ہے اس لئے ناجائز ہے۔ یہ مسئلہ معروف مشہور مسئلہ ہے اسلام نے نکاح کی صحت کے لئے جہاں ولیٔ نکاح کی رضامندی ضروری قرار دی ہے وہاں نکاح کرنے والے کی رضامندی بھی اسی طرح ضروری سمجھی ہے۔ اسلام نے عین حکمت سے دونوں کی رضامندی کو فریقین کے لئے کامل برکت کا موجب سمجھا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ نکاح کرنے والا خواہ لڑکی ہو یا لڑکا اپنے انتخاب میں غلطی کرے۔ کیونکہ اس کا انتخاب زیادہ تر نفسیاتی جذبات پر مبنی ہوتا ہے۔ اس میں حدِ اعتدال سے اِدھر اُدھر ہونا غالب ہے والدین کا انتخاب زیادہ تر اقتصادی و اجتماعی اغراض پر مبنی ہوتا ہے۔ ایسے والدین کم ہیں جو روحانی غرض مدنظر رکھیں وہ بعض اوقات اپنی اولاد کے نفسیاتی جذبات کو بالکل نظر انداز کر دیتے ہیں۔ جبکہ انہیں مدنظر رکھنا تعلقات ازدواجی کی استواری اور پائیداری کے لئے ازبس ضروری ہے۔

پس اسلام نے دونوں قسم کی غرضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے خیر الامور اوسطہا (بہترین باتیں وہ ہیں جو حد وسط پر ہوں نہ افراط ہو نہ تفریط) کے مطابق بین بین کی راہ اختیار کی ہے۔ والدین کی رضامندی بھی ضروری قرار دی ہے۔ تا نفسیاتی جذبات کو اس کا فطرتی حق دیا جائے۔ اور اسے نقصان نہ پہونچے۔ دراصل یہ دونوں تقاضے طبعی اور ایک دوسرے کو مکمل کرنے والے ہیں۔ مثلاً اگر نفسیاتی جذبات کو ملحوظ نہ رکھا گیا تو ازدواجی تعلقات جلد یا بدیر ٹوٹ جائیں گے۔ اور ان کے ٹوٹنے سے دوسرے اجتماعی تعلقات کو شدید صدمہ پہنچے گا۔ اور اس صدمہ سے اقتصادی حالت کا متحمل ہونا بھی یقینی ہے۔ لہٰذا اسلام نے ازدواجی تعلقات کی بناء آئین حق و حکمت سے نہایت محکم ارکان پر رکھی ہے۔ جن میں سے اگر ایک رکن بھی نظر انداز کیا جائے تو اصل غرض فوت ہو کر نکاح از روئے شریعت باطل ہو جاتا ہے۔

اسلامی دنیا میں جماعت احمدیہ کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ احکام شریعت کو از سر نو قائم کرنے والی ہے۔ اس لئے احباب کا فرض ہے کہ وہ شریعت کی حرمت کو ہر قسم کی قربانی کر کے بھی قائم رکھیں۔ اور ایک زندہ جماعت ہونے کے بارہ میں ایک عملی شہادت دنیا کے سامنے پیش کریں۔ لتکونوا شهداء على الناس ويكون الرسول عليكم شهيدا۔

ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان

ایک ضروری اعلان

تمام ایسے احمدی احباب جو بی۔ اے کی ڈگری رکھتے ہیں۔ نظارت امور عامہ کو اطلاع دیں۔ قادیان میں جو ہوں وہ ذاتی طور پر مجھے یا مولوی برکات احمد صاحب کو ملیں انہیں ایک ضروری مشورہ دینا ہے۔ اور جو احباب باہر ہوں ان کی طرف سے اطلاع آنے پر انہیں بذریعہ خط و کتابت مشورہ دیا جائیگا۔ ناظر امور عامہ قادیان

سالانہ اجتماع پر ہماری مصروفیات

سالانہ اجتماع پر امسال کے لئے ۱۸-۱۹-۲۰- اخاء (اکتوبر) کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ جو ہر روز قریب سے قریب تر آ رہی ہیں ہمیں اس کے لئے بہت بڑی تیاری کی ضرورت ہے۔ اجتماع میں شامل ہونے والی مجالس کو ان امور کو مدنظر رکھ کر تیار ہونا اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں خدام کو اجتماع میں شامل ہونے کی تحریک کرنی چاہئیے۔

اجتماع کے موقعہ پر مصروفیات کی موٹی موٹی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) شوریٰ:۔ مجلس کی ترقی اور کام کو صحیح رنگ میں چلانے کے لئے مفید تجاویز جن دوستوں کے ذہن میں آئیں وہ مرکز میں بھجوائیں۔ ان میں سے مرکز جنہیں مناسب سمجھے گا۔ ان کو مجلس عالمگیر میں مشورہ کے لئے پیش کرے گا۔ اس شوریٰ میں صرف نمائندگان مجالس شامل ہوں گے۔

(۲) انتخاب صدر:۔ آئندہ سال کی صدارت کے لئے صدر کا انتخاب ہوگا۔ مجالس اپنے اپنے ہاں مشورہ کر کے صدر کے لئے نام تجویز کریں۔ اس کے لئے ایسا خادم تجویز کریں جو سال آئندہ میں قادیان میں رہے۔

(۳) تلقین عمل:۔ اس شق کے ماتحت ایک جلسہ ہوتا ہے۔ جس میں خدام کو کام کرنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ خدام مجلس کے آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے وضاحت طلب کر سکتے ہیں۔ جس کی شعبہ متعلقہ کی طرف سے وضاحت کی جاتی ہے۔

جو خدام اس موقعہ پر کچھ لکھنا چاہیں وہ لکھ کر دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ تا کہ شوریٰ کے موقعہ پر ان کی تسلی کرائی جا سکے۔ حسب گنجائش وقت احباب کو موقعہ دیا جائے گا۔

(۴) ورزشی مقابلے:۔ دیسی کھیلوں کے مقابلے ہوں گے۔ ایسی کھیلیں رکھی جائیں گی جو آئندہ زندگی میں کام آ سکیں۔

(۵) علمی مقابلے:۔ حفظ قرآن کریم مطالعہ احادیث۔ مطالعہ کتب حضرت اقدس مطالعہ کتب سلسلہ۔ مضمون نویسی وغیرہ کے مقابلے ہوں گے۔

(۶) اخلاقی مقابلے:۔ اسلامی اخلاق اور اس کے استعمال کے محل کے متعلق سوالات کئے جائیں گے۔ تا یہ معلوم ہو سکے کہ خدام کو اسلامی اخلاق سے واقفیت ہے۔

(۷) مجالس سے ان کے نام کی رپورٹ لی جائے گی۔ اس کے لئے نمائندگان تیار ہو کر آئیں۔ اس میں مندرجہ ذیل امور کے متعلق اعداد و شمار درکار ہوں گے۔

(ا) تعداد خدام (ب) اسماء خدام حزب وار (ج) حاضری نماز باجماعت کی اوسط فیصدی (د) قرآن کریم ناظرہ۔ باترجمہ۔ نماز باترجمہ جاننے والوں کی تعداد اور فہرست (ہ) ناخواندگان کی تعلیم کے لئے مساعی کے نتائج۔ (و) نمازوں میں ترقی فیصدی کا مقابلہ گذشتہ سال سے (ز) اخلاق میں ترقی فیصدی کا مقابلہ گذشتہ سال سے (ح) تعلیم میں ترقی فیصدی کا مقابلہ گذشتہ سال سے (ط) تبلیغی مساعی اور اس کے نتائج (ی) وقار عمل کی تفصیل اور اس کے نتائج۔

غرض یہ اور اسی قسم کے دوسرے امور پر مشتمل ایک سالانہ رپورٹ کا مطالبہ کیا جائے گا۔ جو مرکز میں ستمبر کے آخری ہفتہ تک پہنچ جانی ضروری ہے۔

کام بہت زیادہ ہے وقت کم ہے۔ مجالس کو ابھی سے تیاری شروع کر دینی چاہئیے۔ اور جن امور کے متعلق مرکز میں اطلاع دینی ہے وہ جلد از جلد اور مفصل طور پر مرکز میں بھجوا دیں۔ اور اس سلسلہ میں آئندہ جو بھی اطلاع آپ کو کسی طریق سے ملے خواہ بذریعہ الفضل اور خواہ براہ راست مرکز کی طرف سے۔ ان کی طرف فوری توجہ دینا ضروری ہے۔ خاکسار غلام یٰسین

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

درخواست دعاء

مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب نے لنڈن سے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ چوہدری عبد اللہ خان صاحب کا پلاسٹر تبدیل کر دیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اندمال امید سے بڑھ کر بہتر ہے۔ کامل صحت کیلئے احباب دعا کرتے رہیں۔

نمبر ۹۴۴۳:- منکہ حمیدہ بیگم زوجہ دوم الطاف حسین خانصاحب قوم پٹھان عمر ۳۰ سال بیعت سنہ ۱۹۲۹ء۔ ڈاکخانہ اودے پورکٹیا۔ ڈاکخانہ شاہجہانپور یو۔پی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴-۳-۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیورات طلائی و نقرئی قیمتی ۵۰۰ روپیہ علاوہ ازیں حق مہر ۵۰۰ روپیہ بذمہ شوہر ہے۔ کل جائیداد ۱۰۰۰/ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہوگی اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ حمیدہ بیگم موصیہ۔

گواہ شد:- الطاف حسین خاں خاوند موصیہ۔

گواہ شد۔ محمد شجاعت علی۔ انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۹۴۴۰:- منکہ حاکم بی بی زوجہ منشی خادم علی صاحب قوم ککے زئی عمر ۶۶ سال۔ بیعت سنہ ۱۹۰۴ء ساکن علی پور کلاس والا ڈاکخانہ کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۶-۴-۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرا حق مہر مبلغ ۲۳۰ روپے تھا جو خرچ کر چکی ہوں۔ اب میرے خاوند نے مبلغ ۴۰۰ روپے دینے کا وعدہ کیا ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گی۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ: حاکم بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔

گواہ شد: چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

گواہ شد عطاء اللہ پسر موصیہ۔

گواہ شد: خادم علی خاوند موصیہ۔

نمبر ۹۴۳۹:- منکہ حسن بی بی زوجہ چراغ دین قوم قریشی عمر ۲۶ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن بھینی بانگر ڈاکخانہ قادیان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۶-۴-۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک سو روپیہ مہر اور زیور نقرئی پٹڑیاں ۲۳ تولہ۔ اور ۱۲ تولہ چھنکنگن نقرہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد یا میرے مرنے پر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ حسن بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔

گواہ شد۔ نبی بخش والد موصیہ۔

گواہ شد۔ علی محمد اصحابی و موصی۔

نمبر ۹۴۳۸:- منکہ جمال الدین ولد زین الدین قوم مور پیشہ تجارت۔ عمر ۴۸ سال بیعت سنہ ۱۹۱۹ء ساکن نگمبو ڈاکخانہ خاص ضلع نگمبو صوبہ جنوبی سیلون بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۶-۴-۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری آمد اس وقت ڈیڑھ سو روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی اور جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ ایس جمال الدین ۲۶۳ لا وار روڈ نیگامبو سیلون

گواہ شد عبداللہ مالاباری مبلغ سلسلہ احمدیہ۔

گواہ شد محمد عبداللہ پاشا درجہ ثالثہ جامعہ احمدیہ

نمبر ۹۴۳۷:- منکہ تمیزہ بیگم زوجہ اول الطاف حسین خانصاحب قوم پٹھان عمر ۴۰ سال بیعت سنہ ۱۹۲۲ء ساکن موضع اودے پورکٹیا ڈاکخانہ شاہجہان پور یو۔پی۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۶-۴-۱۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیورات طلائی و نقرئی مبلغ ۵۰۰ روپیہ۔ اور حق مہر ۱۰۰۰ روپیہ نقد جو میں نے اپنے شوہر سے وصول پا لیا ہے۔ کل جائیداد ۱۵۰۰ روپے کی ہوئی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ نشان انگوٹھا۔ تمیزہ بیگم

گواہ شد۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔

گواہ شد:- الطاف حسین خاں خاوند موصیہ۔

نمبر ۹۴۳۵:- منکہ بہادر خاں ولد شیر خانصاحب قوم راجپوت۔ پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ساندھن ڈاکخانہ اچھنیرہ ضلع آگرہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۶-۴-۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائیداد نہیں۔ صرف ماہوار آمد ۸ روپیہ ہے۔ اور ایک راس بھینس جس کی قیمت ۲۰۰/ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ بہادر خاں ساندھن

گواہ شد محمد سعید انسپکٹر بیت المال۔

گواہ شد۔ بدر الدین بقلم خود۔

نمبر ۹۴۳۲:- منکہ بشارت احمد بشیر ولد محمد پریل صاحب قوم بلوچ۔ پیشہ وقف زندگی عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۶-۴-۱۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں۔ مجھے اس وقت دفتر تحریک سے ۲۸ روپے ماہوار الاؤنس ملتا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔ العبد بشارت احمد بشیر مولوی فاضل واقف زندگی۔ گواہ شد مرزا حفیظ احمد۔

گواہ شد مرزا رفیع احمد۔

نمبر ۹۴۳۱:- منکہ امینہ بیگم زوجہ علی محمد احمدی قوم راجپوت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان محلہ باب الانوار۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ بتاریخ ۳۶-۴-۱۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیور کوئی نہیں۔ میرا مہر مبلغ ۲۵۰ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں گی تو مجلس کارپرداز کو اطلاع دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات پر جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ۔ امینہ بی بی موصیہ بقلم خود

گواہ شد:- علی محمد خاوند موصیہ۔

گواہ شد۔ علی محمد اصحابی موصی۔

نمبر ۹۴۲۹:- منکہ امۃ السلام زوجہ خواجہ محمد یوسف صاحب عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۶-۴-۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حق مہر مبلغ ۵۰۰/ روپے بذمہ شوہر ہے۔ اور میرے پاس ایک عدد طلائی نکلس وزن ۳ تولہ۔ کانٹے طلائی ایک تولہ سوئی طلائی ۸ ماشہ کل قیمت ۵۴۰/ روپے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میرے والد صاحب مرحوم کی وفات کے بعد ان کا مکان واقعہ مسجد فضل ہم تین بھائیوں میں تقسیم ہوا۔ بڑے بھائی اپنے حصہ میں خود رہتے ہیں۔ چھوٹے بھائی مولوی محمد عبداللہ صاحب اعجاز نے اپنا حصہ نصف نصف بڑے بھائی کو اور مجھے تقسیم کر دیا۔ والدہ محترمہ نے اپنے شرعی حصہ کی وصیت ادا کر دینے کے بعد اپنا حصہ مجھے دیدیا۔ تقسیم کے بعد مکان میں دیوار کھینچ دی گئی۔ جس سے میرا حصہ جنوب شمالی ہو گیا۔ اور بڑے بھائی کا حصہ جانب جنوب الگ ہو گیا۔ اب میں اس مکان کی وصیت کرتی ہوں۔ قیمت ۴۰۰ روپے ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ امۃ السلام

گواہ شد محمد عبداللہ اعجاز برادر موصیہ

گواہ شد:- محمد یوسف خاوند موصیہ۔

نمبر ۹۳۶۲:- منکہ شیخ محمد لطیف ولد شیخ اللہ داد صاحب قوم شیخ۔ پیشہ ملازمت عمر ۶۱ سال بیعت سنہ ۱۹۳۵ء ساکن وڈالہ بانگر۔ ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۶-۵-۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ اراضی ملکیت ۱۲ کنال ۱۲ مرلہ یعنی گھماؤں۔ واقع موضع سیر کیانہ نمبر حدبست ۵۰۲ تحصیل بٹالہ یعنی نمبرات خسرہ ۳۰ - ۳۱ - ۵۷ - ۲۶۹ - ۲۷۳ - ۲۷۴ - ۲۷۶ - ۵۹ - ۲۷۱ - ۲۹ - ۲۶۸ - ۲۷۳ - ۲۷۵ - ۲۷۷ - ۱۸۷ - ۶۰ - ۶۱ - ۶۵ - ۶۶ - ۲۷۰ کل ما حاصل کا نصف حصہ یعنی ۱۲ کنال گھماؤں۔ اور ایک مکان سکونتی واقع موضع وڈالہ بانگر۔ اور ایک مکان واقعہ وڈالہ بانگر۔ ہر دو کی قیمت ۶۰۰ روپے ہے۔ اور اس کے علاوہ مبلغ ۱۲ روپے ماہوار پنشن ہے۔ اراضی مذکورہ میں سے کچھ اراضی ۲۰۰ روپے میں رہن ہے۔ میں اس تمام جائیداد مذکورہ بالا کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں پنشن کا حصہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور باقی اراضی اور دیگر جائیداد کی قیمت ڈال کر اس میں سے قرض منہا کر کے اس کے ۱/۹ حصہ میری وفات کے بعد ہوگی۔ اگر کوئی اور جائیداد میری وفات کے بعد ہو تو اس کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

العبد محمد لطیف بقلم خود موصی۔ گواہ شد شیخ عبدالحق۔ گواہ شد شیخ مبارک۔ گواہ شد شیخ محمد شریف۔ گواہ شد محمد حنیف اوورسیر

نمبر ۹۲۲۰:- منکہ کریم بی بی۔ زوجہ محمد حیات قوم ڈھیان۔ عمر ۱۹ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن اوجھے مانگٹ ڈاکخانہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۶-۵-۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۳۰۰/ روپیہ اپنے خاوند سے وصول پایا ہے۔ سونا دو تولے کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع دیتی رہوں گی اور میرے مرنے پر جس قدر جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ کریم بی بی بقلم خود

گواہ شد محمد عبداللہ بقلم خود۔ گواہ شد چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا

این ڈبلیو آر سروس کمیشن لاہور

مقررہ فارم پر امیدواروں کی طرف سے این ڈبلیو آر پر سب اسسٹنٹ سرجن کی پانچ عارضی اسامیوں کو پر کرنے کیلئے جو مسلمانوں کیلئے مخصوص ہیں ... تک درخواستیں مطلوب ہیں۔

اس کے علاوہ دس مو... کے نام (سات مسلم۔ ایک ... ایک ہندوستانی عیسائی ایک شیڈولڈ (اقوام اور ایک غیر مخصوص) ویٹنگ لسٹ پر رکھے جائیں گے۔ اگر مسلمانوں کیلئے مخصوص کوٹا پر کرنے کے لئے موزوں مسلمان امیدواروں کی کافی تعداد نہ مل سکی۔ تو باقی اسامیاں غیر مخصوص سمجھی جائینگی۔

تنخواہ مبلغ ۷۵/- روپے ماہوار ۱۲۰-۵-۷۵ (عارضی طور پر) گرانی اور دوسرے الاؤنسوں کے جواز دے قواعد مل سکتی ہیں۔ ریلوے رعایتی نرخوں پر اجناس خوردنی خریدنے کا حق حاصل ہوگا۔

قابلیت:۔ کم سے کم قابلیت L.M.P. یا Licentiate جو سوائے یونیورسٹیوں کے ان Authorities میں سے کسی کی عطا کردہ ہو۔ جن کا ذکر شیڈول آف دی انڈین میڈیکل ڈگری ایکٹ نمبر VII بابت ۱۹۱۶ء سے اور ہر امیدوار کا نام کسی انڈین پروونشل میڈیکل رجسٹر میں درج ہونا ضروری ہے۔

عمر ۳۲ سال تک۔ اور شیڈولڈ اقوام کے لئے ۳۵ سال تک۔

تفاصیل اور فارم درخواست کے لئے دو جو مفت مل سکتا ہے ایڈریس لگے لفافہ کے ساتھ جس پر ٹکٹ چسپاں ہو۔ سیکرٹری کو لکھئے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ منیجر

قومی صنعت کو فروغ دیجئے

پرسیمن مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان میں نہایت عمدہ خوبصورت۔ پائیدار سیلنگ فین اور ٹارچ تیار ہوتی ہیں جو تمام ہندوستان میں مشہور اور مقبول عام ہیں۔ اس کے علاوہ بجلی کی ویلڈنگ مشینیں اور انجنیئرنگ مشینیں بھی ہمارے ہاں تیار ہوتی ہیں۔ آپ اپنی ضروریات کے وقت اس کمپنی کی مصنوعات اپنے ہاں دوکانداروں سے طلب کریں۔ اور اس طرح قومی صنعت کو فروغ دیں۔

منیجر
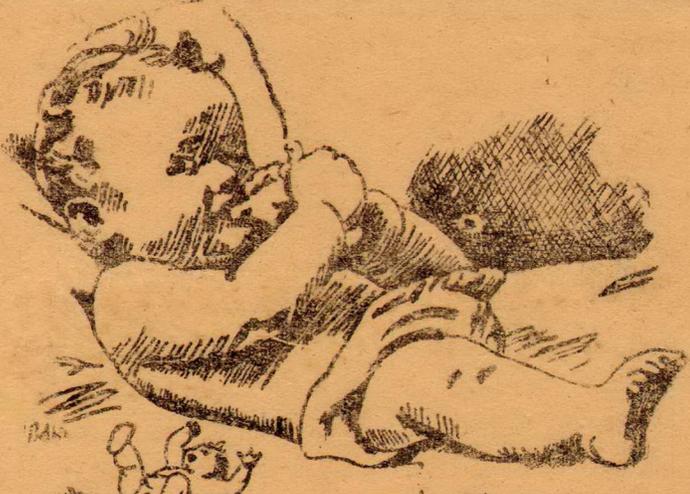
تریاق اٹھرا

دنیائے طب کا حیرت انگیز کارنامہ

حضرت حکیم الامت سیدنا نورالدینؓ کی مجرب دوا تریاق اٹھرا کے استعمال سے حمل ضائع ہونے سے بچ جاتا ہے اور بچہ ذہین، خوبصورت، توانا اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے صحت کی حالت میں امید واری کے استعمال سے حمل کی تکالیف سے نجات ملتی ہے۔

قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے کی صورت میں۔ پچیس روپے

دواخانہ نورالدینؓ قادیان

ہمدرد نسواں

حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کا تحریر فرمودہ بہت اٹھرا کے مریضوں کیلئے نہایت مجرب و مفید ہے

قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنے مکمل خوراک گیارہ تولہ بارہ روپے

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان

اردو تبلیغی لٹریچر

پیارے رسول کی پیاری باتیں	۱-۰-۰
پیارے امام کی پیاری باتیں	۱-۰-۰
اسلامی اصول کی فلاسفی	۰-۸-۰
نماز مترجم بڑی سائز	۰-۴-۰
ہر انسان کو ایک پیغام	۰-۴-۰
اہل اسلام کسطرح ترقی کرسکتے ہیں	۰-۲-۰
دونوں جہان میں فلاح پانیکی راہ	۰-۲-۰
تمام جہان کو چیلنج معہ ایک لاکھ روپے کے انعامات	۰-۲-۰
احمدیت کے متعلق پانچ سوالات	۰-۲-۰
مختلف تبلیغی رسالے	۱-۴-۰
ملفوظات امام الزمان	۰-۴-۰

جملہ پانچ روپے کا سیٹ معہ ڈاک خرچ چار روپے میں پہنچا دیا جائے گا۔ ۲/۸ کی کتب دو روپیہ میں پہنچا دی جائیں گی۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

اطلاع

مجھے خدا کے فضل سے آنکھوں کے تمام بیماریوں کے علاج میں خاص مہارت اور تجربہ ہے اور ایک عرصہ سے میں یہ خدمت سرانجام دے رہا ہوں۔ اب میں احباب کی سہولت کیلئے الحکم سٹریٹ کے آخر میں جو راستہ ریتی چھلہ کو جاتا ہے اس کونے پر جو نئی دوکان بنی ہے آنکھوں کا ہسپتال کھولا ہے جس میں ستورات کے پردے کا انتظام بھی ہے احباب کو چاہیئے کہ ہر قسم کی بیماری ...

الحکم سٹریٹ قادیان

واشنگٹن یکم جولائی۔ آج صبح بحرالکاہل کے ایک جزیرہ کے قریب ایٹم بم پھینکنے کا کامیاب تجربہ کیا گیا۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ تجربہ بہت کامیاب رہا اندازے اور مجوزہ سکیم کے خلاف کوئی بات واقع نہیں ہوئی۔ بم پھٹنے سے سارا علاقہ دھوئیں سے بھر گیا۔ اور شعلے آسمان کی طرف اٹھنے لگے۔ پانچ جہاز تو بم کے اثر کی وجہ سے بالکل ٹوٹ گئے۔ اس تجربہ میں ۴۲ ہزار اشخاص نے حصہ لیا۔ ان میں سے کوئی بھی ہلاک یا مجروح نہیں ہوا۔

بٹویا۔ یکم جولائی۔ انڈونیشیا کے وزیراعظم سلطان شہریار اور جن تین دیگر وزراء کو پراسرار طور پر اغوا کر لیا گیا تھا وہ آج چھوڑ دیئے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں کوئی تفصیلی اطلاع تاحال موصول نہیں ہوئی۔

نئی دہلی یکم جولائی۔ آل انڈیا مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کا اجلاس ہوا۔ جس میں نواب ممدوٹ صدر پنجاب مسلم لیگ اور محمد اسماعیل خاں صدر مدراس مسلم لیگ نے نمائندہ اسمبلی کے لئے اپنے اپنے صوبوں کے امیدواروں کے نام بورڈ کے سامنے پیش کئے۔ ان ناموں کی آخری منظوری مسٹر جناح دیں گے۔ بورڈ کے اجلاس میں مسٹر جناح بھی کچھ عرصہ کے لئے شریک ہوئے۔

نئی دہلی۔ یکم جولائی۔ پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف ڈیپارٹمنٹ کے ڈائرکٹر جنرل نے اعلان کیا ہے کہ ان کے محکمہ کی یونین کی طرف سے ہڑتال کا جو نوٹس انہیں ملا ہے وہ خلاف قانون ہے اگر ہڑتال کی گئی تو ایسا انتظام کر لیا جائیگا جس کی وجہ سے ڈاک بند نہ ہونے پائے۔ اعلان میں مزید کہا گیا ہے کہ تنخواہوں کے نئے سکیل کے متعلق ابھی کوئی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ مسئلہ ثالثوں کے سپرد کر دیا گیا ہے اور ثالثوں نے ابھی اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا۔

کلکتہ یکم جولائی۔ حکومت بنگال نے خوراک کے معاملہ میں مشورہ دینے کے لئے ایک کمیٹی قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس میں مختلف سیاسی پارٹیوں کے نمائندے لئے جائیں گے

کراچی ۳۰ جون۔ مسٹر جی۔ ایم سید لیڈر سندھ اسمبلی اپوزیشن نے ایک بیان میں کہا کہ ہندوستانی

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

مسلمانوں نے پچھلے آٹھ سالوں میں جو کچھ بھی حاصل کیا تھا وہ اس وقت کھو بیٹھے ہیں۔ اور ان کی حالت نہایت بری ہو گئی ہے۔ لیگ کی موجودہ پالیسی کی سیاست فیل ہو گئی ہے۔ اب اسے آئندہ ہندوستان کے مسلمانوں کے مفاد کا خیال رکھتے ہوئے سیاست سے دست بردار ہو جانا چاہیئے۔

مدراس ۳۰ جون۔ مدراس یورپین ایسوسی ایشن کے صدر مسٹر ڈیوس نے ہندوستان کی موجودہ حالت کا ذکر کیا اور کہا کہ یورپین اب ہندوستان کی سیاسیات سے الگ تھلگ نہیں رہ سکتے۔ لیکن اگر انہیں ہندوستان کی ترقی میں حصہ لینا ہے تو برطانوی حکومت سے زیادہ ہندوستانیوں کا انہیں اعتماد حاصل کرنا پڑے گا۔

الہ آباد ۳۰ جون۔ یو۔ پی اسمبلی کے بجٹ سیشن میں کانگرس اسمبلی پارٹی کی طرف سے متفقہ مطالبہ کیا جائے گا کہ گورنری حکومت میں منافع بازی اور ناجائز دولت کمانے والوں کی تحقیقات کرائی جائے۔

الہ آباد ۳۰ جون۔ سٹیٹس پیپلز کانفرنس کی سٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس ۹ جولائی کو بمبئی میں منعقد ہوگا۔ اس اجلاس میں مختلف ریاستوں میں ممبران اسمبلی کی کنونشن منعقد کرنے کے مسئلہ پر غور کیا جائے گا۔

شیلانگ ۳۰ جون۔ صوبائی اسمبلی کے آنے والے اجلاس میں کئی کانگرسی ممبروں کی طرف سے ایک ریزولیوشن پیش کیا گیا ہے۔ جس میں آسامی نمائندوں کو جبری گروپ بندی کی مخالفت اور آسام کے صوبائی معاملات میں دیگر صوبجات کی مداخلت کرنے کی مخالفت کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

لاہور ۳۰ جون۔ کرنل نرنجن سنگھ گل ڈکٹیٹر پرتی ندھی پنتھک بورڈ نے آج ایک بیان کے دوران میں کہا کہ ہمیں امید ہے کہ سکھ باعزت ذریعہ سے کانگرس کے دوش بدوش آگے بڑھیں گے۔ آپ نے کہا کہ میں اس امر کو واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ پرتی ندھی بورڈ کے قیام کا مقصد سکھوں میں تمام معاملات کے متعلق اتحاد پیدا کرنا ہے۔ اگرچہ اسوقت ہمارا مقصد پولٹیکل اتحاد ہے۔ لیکن مناسب عرصہ کے بعد ہم مجلسی اقتصادی اور تعلیمی معاملات میں بھی اتحاد حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

نئی دہلی ۲۹ جون۔ ایک طرف کانگرس نے نمائندہ اسمبلی کے سلسلے میں بھاری دلچسپی لینی شروع کر دی ہے اور زور و شور سے تیاریاں کر رہی ہے۔ دوسری طرف مسلم لیگ نے اس بنا پر نمائندہ اسمبلی کی مخالفت شروع کر دی ہے کہ عارضی گورنمنٹ کا قیام اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ نمائندہ اسمبلی کا۔ اب اس خدشہ کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ کہیں مسلم لیگ عارضی گورنمنٹ کے قیام کو نمائندہ اسمبلی میں اپنی شرکت کی ضروری شرط قرار نہ دے۔

رنگون ۳۰ جون۔ کل بھونچال کا ایک سخت جھٹکا آیا۔ جس سے کئی مکانوں کی دیواریں گر پڑیں۔ اور کئی اشخاص زخمی ہو گئے۔ اس کے بعد صبح ۴ بجے اور دوپہر کے وقت بھی بھونچال کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔

ماسکو ۳۰ جون۔ سٹالن نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ اگر ہم اپنے سائنسدانوں کو فوری امداد دیں۔ تو وہ دوسرے ملکوں کے سائنسدانوں پر بازی لے جا سکتے ہیں۔ یہ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ روسی ایٹم کی طاقت کو استعمال کرنے میں کہاں تک کامیاب ہوتے ہیں

واشنگٹن ۳۰ جون یکم جولائی کو ایٹم بم کا سمندر میں تجربہ کیا جائیگا۔ ایک فوجی ماہر نے کہا کہ تجربہ کی جگہ پر بم کے اثر کو دیکھنے کے لئے ہوائی جہاز پہلے ہی پہنچ جائیں گے وہ ہوائی جہاز چھ ہزار فٹ کی بلندی پر اڑان کریں گے۔ اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ فوٹو لیں گے۔ اس سلسلہ میں ماہرین کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔

سرمور ۳۰ جون۔ ریاست سرمور میں ہندی کو ریاست کی سرکاری عدالتی زبان قرار دیا گیا ہے۔ سرمور کی رعایا کے ایک وفد نے مہاراجہ صاحب سے ملاقات کی۔ اور ان سے درخواست کی کہ ریاست میں جلد ذمہ دار گورنمنٹ قائم کی جائے۔

کولمبو ۳۰ جون۔ یہاں پر ہیضہ کی بیماری پھوٹ پڑی ہے۔ میڈیکل افسروں کی طرف سے کافی انسدادی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔

نئی دہلی ۳۰ جون۔ نگران حکومت کا پہلا کام آئین ساز اسمبلی کا اجلاس بلانا ہوگا سرکاری اگزیکٹو کونسلروں کے لئے ایسی تجاویز کی جا رہی ہیں۔ کہ وہ آئین ساز اسمبلی کا اجلاس جلد بلائے اور اس میں مدد دینے کے لئے مناسب طریقے اختیار کر سکیں۔ لیکن حکومت کو کسی بھی صورت میں آئین ساز اسمبلی پر کوئی اثر و رسوخ نہیں ہوگا۔ جب تک آئین ساز اسمبلی کے تمام امیدوار چنے نہ جائیں اسمبلی کے افتتاحی اجلاس کی تاریخ مقرر نہیں ہو سکتی۔ لیکن امید کی جاتی ہے کہ وائسرائے اگست کے دوسرے ہفتے میں اجلاس کا افتتاح کریں گے۔

لنڈن ۳۰ جون۔ ہاؤس آف کامنز میں مسٹر چرچل اپوزیشن لیڈر نے ایک تحریک پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ جس کا مقصد برطانیہ میں راشننگ سکیم کو زیر بحث لانا ہے برطانیہ میں راشننگ کئے جانے کے اعلان کے فوراً بعد لوگوں نے آٹا خریدنا شروع کر دیا ہے اور صرف لنڈن میں ۱۰ بجے سے پیشتر ہی ۱۰ لاکھ پونڈ آٹا فروخت ہو گیا

مانٹریل ۳۰ جون۔ کنیڈا کے غلہ افسر نے آج تین ۳ لاکھ دس ہزار بشل رفی بشل ۹۰ سیر آٹا مع ایک یونانی جہاز کے ذریعہ ہندوستان روانہ کر دیئے

سرینگر ۳۰ جون۔ آئے دن سرینگر اور دوسرے مقامات میں یکے بعد دیگرے سرکاری دفاتر کو پر اسرار طور پر آگ لگ جاتی ہے جس سے حکام سخت پریشان ہو رہے ہیں جموں جیل میں سیاسی قیدیوں کی بھوک ہڑتال جاری ہے۔

لاہور ۳۰ جون۔ آج جیل روڈ پر ایک شخص نے غربت سے تنگ آ کر بیوی اور بچوں کو ہلاک کرنے کے بعد خود بھی زہر پی کر خودکشی کر لی۔ پولیس کو بلوا کر دروازہ توڑ کر لاشوں کو نکالا گیا۔ ایک ٹائپ شدہ چٹھی ملی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ متوفی نے غربت سے تنگ آ کر یہ کارروائی کی ہے

الہ آباد ۳۰ جون۔ پنڈت جواہر لال نہرو دہلی سے یہاں پہنچ گئے ہیں۔ آپ یکم جولائی کو لکھنؤ جائیں گے۔ کیونکہ وہ وہاں دستور ساز اسمبلی کے لئے کاغذات نامزدگی داخل کرنا چاہتے ہیں:-